احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 34

بدھ 22۔اگست 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 22/اگست 2012 ......شوال 1433 ہجری 22 ظہور 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 194

محافظ شریعت

حضرت ابوالحسن شریف رضی (متوفّٰی 406ھ) جو امام موسیٰ کاظمؒ کی اولاد میں ایک عالی پایہ عالم تھے ''خاتم النبیّین'' کے یہ معنی بیان فرماتے ہیں کہ

ترجمہ:۔ یہ استعارہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام رسولوں کی شریعت اور کتابوں کا محافظ بنایا ہے اور ان کے دین کی اہم تعلیمات اور ان کے نشانات کا بھی اس مہر کی طرح جو خطوں پر ان کو محفوظ رکھنے اور ان کی علامت کے طور پر ثبت کی جاتی ہے

(تلخیص البیان فی مجازات القرآن صفحہ 191 تالیف الشریف الرضی مطبعہ المعارف بغداد 1375ھ)

رمضان میں خدا کا عبد بنتے ہوئے اس کے احکامات اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر عمل کرنے کی تعلیم

اللہ تعالیٰ کی محبت انسان پا نہیں سکتا جب تک نبی کریم ﷺ کے اخلاق کو اپنا راہبر نہ بنالے

جولوگ دل وجان سے آنحضرت ﷺ کے غلام بن جائیں گے ان کو غیر اللہ سے رہائی اور گناہوں سے نجات حاصل ہوجائے گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اگست 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/اگست 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ احزاب کی آیت 22 اور سورۃ آل عمران کی آیت 32 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کا وارث بننے کیلئے ہمیں عبد بننے کا حکم فرمایا۔ایسے عبد جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام احکامات کا جو قرآن کریم کی صورت میں اترے ہیں،ایک عملی نمونہ بنادیا۔اس کامل نمونہ نے آپؐ کو عبد کامل بنادیا۔فرمایا کہ ان تلاوت کی گئی آیات میں اس بات کی طرف توجہ دلائی بلکہ حکم دیا گیا کہ ایمان اس وقت مکمل ہوگا اور خدا تعالیٰ کا قرب تب پاسکو گے جب میرے رسول ﷺ کے اسوہ پر چلو گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جولوگ دل وجان سے آنحضرت ﷺ کے غلام بن جائیں گے ان کو وہ نور ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جوان کو غیر اللہ سے رہائی دے دے گا اور وہ گناہوں سے نجات پاجائیں گے اور اسی دنیا میں ایک زندگی ان کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ وتاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ جن احکام پر اللہ جل شانہ انسان کو قائم کرنا چاہتا ہے وہ چھ سو ہیں۔ایسا ہی ان کے مقابل پر جبرائیل کے پر بھی چھ سو ہیں اور بیضاء بشریت جب تک چھ سو حکم کو سر پر رکھ کر جبرائیل کے پروں کے نیچے نہ آوے اس میں فنافی اللہ ہونے کا بچہ پیدا نہیں ہوتا۔اور انسانی حقیقت اپنے اندر چھ سو بیضے کی استعداد رکھتی ہے۔پس ان چھ سو احکامات کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرو۔حضور انور نے فرمایا کہ ایک گنہگار شخص بھی اسوۂ رسول پر عمل کرنے اور اس کی کوشش کرنے سے خدا تعالیٰ کا عبد بن سکتا ہے اور اس کے گناہ معاف ہوسکتے ہیں۔

حضور انور نے احادیث کی روشنی میں آنحضرت ﷺ کی خدا تعالیٰ سے محبت،اس کی شکرگزاری اور اس کی عبادت کی حالت،کیفیت اور نمونے بیان فرمائے۔

حضور انور نے آنحضرتؐ کے صبر وتحمل،انصاف قائم کرنے،دشمنوں سے حسن سلوک،دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے،مخلوق کی خدمت کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک اور اسی طرح عورتوں،بچوں اور ہمسایوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آنے سے متعلق آپؐ کا اسوۂ حسنہ اور پاکیزہ نصائح بیان فرمائیں۔فرمایا کہ پس یہ عبد کامل تھا جس نے ہر معاملے میں کامل نمونہ دکھا کر ایک انقلاب اس زمانے کے جاہل لوگوں میں پیدا کردیا اور انہیں باخدا بنادیا۔فرمایا کہ ایک مومن بندے کی اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال بھی اس کی عبادت ہے۔اللہ تعالیٰ نے جو اعضاء اور قویٰ انسان کو دیئے ہیں ان سے نیکی کے کام کرنا بھی عبادت بن جاتا ہے۔پس آج اگر ہم نے ان برکات سے فائدہ اٹھانا ہے جو آنحضرتؐ سے وابستہ ہیں اور عبد بننے کا حق ادا کرنا ہے تو اپنے آپ کو اسوہ رسول ﷺ پر چلانا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ رمضان کے ان بقیہ دنوں میں خوب دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی مومن بنائے۔آنحضرتؐ کے اسوۂ حسنہ پر ہم چلنے والے ہوں۔حضور انور نے آخر پر حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات آنحضرت ﷺ کی کامل اطاعت اور پیروی کرنے سے متعلق پیش فرمائے جن میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کرسکتا جب تک نبی کریمؐ کے اخلاق اور طرز عمل کو اپنا راہبر اور ہادی نہ بنالے۔حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے،یہ رمضان ہمیں اس بات کا صحیح ادراک دلا کر رخصت ہو اور آئندہ آنے والے رمضان تک ہم اس اسوہ پر چلتے ہوئے نئی منزلیں طے کرنے والے بن جائیں۔آمین

سودی قرضہ سے بچنے کا ایک راز

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ بعض مجبوریاں ایسی ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے سودی قرضے لینے پڑجاتے ہیں۔تو ہم اس پر کیا کریں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ۔

''جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے،خدا تعالیٰ اس کا کوئی سبب پردۂ غیب سے بنا دیتا ہے۔افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لیے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع نہیں بناتا کہ وہ سُودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔یادرکھو جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا،چوری ایسے ہی یہ سُود دینا اور لینا ہے۔کس قدر نقصان دِہ یہ بات ہے کہ مال بھی گیا،حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔مثلاً نکاح ہے اس میں کوئی خرچ نہیں۔طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہوگیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔سو اگر اس کی استطاعت بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لیے خدا تعالیٰ کو ناراض کرلیتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 434)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

کیبل فیس

اہالیان ربوہ کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کیبل کی ماہانہ فیس 100 روپے ہی ہے۔اس میں فی الحال کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ)

مرسلہ: مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب

حضرت مسیح موعود کا نماز ادا کرنے کا طریق

از حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت سید سرور شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود کے اوّلین رفقاء میں سے تھے اور پھر اپنے آبائی وطن سے ہجرت کر کے سالہا سال حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے۔ آپ نہایت بلند پایہ جید عالم دین تھے اور علوم دین حقّہ پر بڑی وسیع نظر رکھتے تھے اور حضرت مسیح موعود کی زندگی میں اور بعد میں بھی آپ کو لمبا عرصہ بیت مبارک قادیان میں نمازیں اور جمعہ پڑھانے کا موقع ملا اور آپ سالہا سال جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے اور آپ اوّل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے طریق نماز کا بغور مشاہدہ کیا اور اس کو روایت کیا۔

حضرت سید سرور شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نماز کا نقشہ کھینچتے ہوئے تحریر کیا ہے۔

افتتاح نماز

''جب حضرت اقدس مسیح موعود صلوٰۃ پڑھتے ہیں تو کعبہ کی طرف رُخ کر کے اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اُوپر اُٹھاتے ہیں۔ یہاں تک کہ انگلیاں دونوں کانوں کے برابر ہو جاتی ہیں اور پھر دونوں کو نیچے لا کر سینہ یعنی دونوں پستانوں کے اوپر یا ان کے متصلہ نیچے اس طور پر باندھتے ہیں کہ بایاں ہاتھ نیچے اور دایاں ہاتھ اوپر ہوتا ہے اور عموماً ایسا ہوتا ہے کہ داہنے ہاتھ کی تینوں درمیانی انگلیوں کے سِرے بائیں کہنی تک یا اُس سے کچھ پیچھے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور انگوٹھے اور کنارے کی انگلی سے پکڑا ہوتا ہے اور اگر اس کے خلاف اوپر یا نیچے یا آگے بڑھا کر یا نیچے ہٹا کر یا ساری انگلیوں سے کوئی پکڑ کر ہاتھ باندھتا ہے تو کوئی اعتراض نہیں کرتا۔

قراءت نماز

آپ ہاتھ پر ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھتے ہیں...... یا یہ دعا پڑھتے ہیں: **اللّٰھم باعدبینی وبین خطایای** پھر تعوذ پڑھتے ہیں اور اس کے بعد سورۃ فاتحہ مکمل۔

اس کے بعد کوئی سورت یا قرآن مجید کی کچھ آیتیں پڑھتے ہیں اور فاتحہ میں جو اھدنا الخ کی دعا ہے اس کو بہت توجہ سے اور بعض دفعہ بار بار پڑھتے ہیں اور فاتحہ کے اول یا بعد سورۃ کے پہلے یا پیچھے غرض کھڑے ہوتے ہوئے اپنی زبان میں یا عربی زبان میں علاوہ فاتحہ کے اور دعائیں بڑی عاجزی و زاری اور توجہ سے مانگتے ہیں۔

حالت رکوع کی کیفیت

اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو انگلیاں پھیلا کر پکڑتے ہیں اور دونوں بازوؤں کو سیدھا رکھتے ہیں اور پیٹھ اور سر کو برابر رکھتے ہیں۔ اور تسبیحات پڑھتے ہیں تین یا تین سے زیادہ دفعہ پڑھتے ہیں اور رکوع کی حالت میں اپنی زبان میں یا عربی زبان میں جو دعا کرنی چاہیں کرتے ہیں۔

اس کے بعد **سمع اللّٰہ** کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کھڑے کھڑے **ربنا لک الحمد** یا...... اس کے سوا اور کوئی ماثورہ کلمہ کہتے ہیں اور اس کے بعد جو دعا کرنی چاہتے ہیں اپنی زبان میں یا عربی میں کرتے ہیں۔

حالت سجدہ

اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے نیچے جاتے ہیں اور پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ اور پھر ناک اور پیشانی یا پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے اور پھر ناک اور پیشانی زمین پر رکھ کر **سبحان ربی الاعلیٰ**...... کم سے کم تین دفعہ یا اس سے زیادہ طاق پڑھتے ہیں۔

اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ سجدہ میں بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سجدہ میں دعا بہت قبول ہوتی ہے لہٰذا سجدہ میں اپنی زبان یا عربی زبان میں بہت دعائیں کرتے ہیں اور سجدہ کی حالت میں اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان سر رکھتے ہیں اور دونوں بازوؤں کو اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا کر کے اور دونوں کہنیوں کو زمین سے اٹھا کر رکھتے ہیں۔ ہاں جب لمبا سجدہ کرتے کرتے تھک جاتے ہیں تو اپنی دونوں کہنیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھ کر سہارا لے لیتے ہیں۔

دو سجدوں کے درمیان

حالت قعدہ کی کیفیت

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اُٹھا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے ہیں اور بیٹھ کر **اللھم اغفرلی**...... تین دفعہ پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنی زبان یا عربی زبان میں جو دعا چاہتے ہیں کرتے ہیں اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے پہلے سجدہ کی مانند سجدہ کرتے ہیں۔ اور پہلے سجدہ کی مانند اس میں بھی وہی کچھ پڑھتے ہیں جو کہ پہلے سجدہ میں پڑھا تھا اور دوسرے سجدہ میں بھی دعائیں مانگتے ہیں۔

دوسری رکعت

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور سوائے پہلی تکبیر اور **سبحانک اللّٰہ** اور **أعوذ باللّٰہ** کے بعینہ پہلی رکعت کی مانند دوسری رکعت پڑھتے ہیں۔

آخری قعدہ کی کیفیت

دونوں سجدہ کے بعد اس طرح بیٹھ جاتے ہیں جیسا کہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھا کرتے ہیں۔ ہاں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ پہلے سجدہ کے بعد جب بیٹھتے ہیں۔ تو دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر اس طور پر رکھتے ہیں۔ کہ دونوں ہاتھ کھلے ہوتے ہیں اور دونوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سیدھی ہوتی ہیں اور دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد جب بیٹھتے ہیں تو اپنے بائیں ہاتھ کو تو ویسا ہی رکھتے ہیں اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو ہتھیلی سے ملا لیتے ہیں اور درمیانی انگلی کو سیدھا رکھتے ہیں اور پھر التحیات پڑھتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے **اشھد**...... یہ کہتے ہوئے اس انگلی کو اُٹھا کر اشارہ کرتے ہیں اور پھر ویسی ہی رکھ دیتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے رکھی ہوئی تھی پھر **اشھد**...... پڑھتے ہیں۔

پس اگر تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوتی ہیں تو اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور پھر باقی رکعتوں کو ویسا ہی پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ دوسری رکعت کو پڑھا تھا اور پھر ان کو ختم کر کے اخیر میں پھر اسی طریق سے یا داہنے پاؤں کو کھڑا کر کے اور بائیں پاؤں کو داہنے طرف نکال کر زمین پر بیٹھ جاتے ہیں اور یہی التحیات پڑھتے ہیں اور پھر (درود ابراہیمی) پڑھتے ہیں......

اس کے بعد پھر کوئی دعا مقرر نہیں بلکہ جو چاہتے ہیں دعا مانگتے ہیں اور ضرور مانگتے ہیں اس کے بعد داہنی طرف منہ پھیر کر کہتے ہیں۔ **السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ** تم پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو اور پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہتے ہیں۔ اس طرح **السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ** پس اللہ اکبر سے نماز شروع ہوتی ہے اور السلام ...... پر ختم ہوتی ہے۔

یہ وہ نماز ہے جو کہ حضرت مسیح موعود اور ان کے اہل علم اور مخلص مہاجر رات دن ساتھ رہنے والے رفقاء پڑھتے ہیں۔

(از فتاویٰ حضرت مسیح موعود صفحہ 75 تا 78)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کا عشق قرآن

مکرم عبدالشکور اسلم صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے اپنے تایا جان حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ساتھ 1953,54ء میں 6 ماہ کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ میں اس وقت میٹرک کا طالبعلم تھا۔

جس چیز نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا اور جس کا میری آئندہ زندگی پر بہت اثر پڑا۔ وہ حضرت ڈاکٹر صاحب کا قرآن مجید سے عشق تھا۔ ہمارے دن کا آغاز کچھ اس طرح ہوتا کہ اندازاً ساڑھے تین بجے صبح حضرت تایا جان مجھے جگا دیتے۔ اس عرصہ میں وہ خود حوائج ضروریہ اور وضو سے فارغ ہو چکے ہوتے۔ نیم گرم پانی مجھے تیار ملتا۔ اس وقت میرا کام یہ ہوتا کہ میں بھی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر اور وضو کر کے ان کے ساتھ تہجد میں شامل ہو جاؤں۔ ان کی یہ بڑی خواہش ہوتی تھی کہ میں ان کے ساتھ تہجد میں باقاعدگی سے شامل ہوں۔ میرا نوعمری کا عالم تھا اس لئے نیند کا غلبہ قدرتی امر تھا۔ بہرحال ان کی محبت اور شفقت نے مجھے اس قابل بنا دیا کہ میں ان کے ساتھ تہجد میں شامل ہونے لگا۔

نماز تہجد کے بعد نماز فجر کی تیاری شروع ہو جاتی۔ سنتوں کی ادائیگی کے بعد باجماعت نماز فجر ادا کرتے۔ اس کے بعد قرآن مجید کا دور شروع ہو جاتا۔ حضرت تایا جان مجھے قرآن کریم کی تفسیر بتاتے اور سمجھاتے کہ قرآن مجید کی ایک آیت سے دوسری آیت کا کس طرح تعلق ہوتا ہے اور اس سے کس طرح مضمون اخذ کیا جاتا ہے۔ اس غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کا حوالہ دینا، بزرگوں کی تفاسیر کا ذکر کرنا اور پھر اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا طریق کار تھا۔ حضرت تایا جان بڑے دلچسپ مضامین بیان کرتے جس سے ان کی قرآن مجید سے گہری وابستگی کا پتہ چلتا۔ قرآن مجید کی پیشگوئیاں اور قرآن مجید کے مختلف مضامین بیان کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ جب میں ملازمت کے سلسلے میں ربوہ سے باہر چلا گیا تو بذریعہ خطوط مجھے بعض تازہ مضامین بتاتے اور اس بات کا اظہار شدت سے کرتے کہ جب تم ربوہ آؤ تو بجائے اپنے والدین کے گھر جانے کے سیدھے میرے پاس آؤ۔ اس عرصہ میں جو نئے مضامین سامنے آئے ہوں ان کو نوٹ کر وا اور پھر اپنے گھر جاؤ۔

اس بات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ میں علماء کے درسوں میں شامل ہوں اور جو نئے نکات بیان ہوں ان کا ذکر بھی کروں۔ چنانچہ ہر رمضان میں بیت مبارک ربوہ میں قرآن مجید کا درس ہوتا تھا۔ ان درسوں میں شامل ہونا اور ان کا تذکرہ کرنا بھی ضروری تھا۔ (ایاز محمود ص 432)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے میں مدد اور رہنمائی چاہنی ہو، یا اپنی پریشانیوں کا حل کروانا ہو، یا خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہو تو یہ سب باتیں اُسی وقت ہوتی ہیں جب اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکا جائے، اُس کے حضور دعائیں کی جائیں

حضرت مسیح موعود نے دعا کی حقیقت و آداب کا ادراک ہمیں عطا فرمایا اور سب سے بڑھ کر اپنے اُن رفقاء کو عطا فرمایا جن کی براہِ راست تربیت آپ نے فرمائی

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے قبولیت دعا کے حوالہ سے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دعاؤں کی حقیقت اور آداب کا جو ادراک رفقاء کو حاصل ہوا، یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں بھی روشن نشانوں کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشان دکھائے

ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود پر ایمان میں مضبوط ہو اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے والا ہو

یہ دعا ہے جو آجکل بھی ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ یہ الہام جو مَیں نے بتایا کہ نہ کوئی عارضی رہائش باقی رہے گی نہ مستقل۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اور جس طرح جنگ عظیم کا خطرہ ہے، اس بارے میں بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے بلکہ انسانیت کو اس سے محفوظ رکھے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 جون 2012ء بمطابق 15 /احسان 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود دعا کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یہ بھی لازم ہے کہ (ایک انسان) جیسے دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے،'' ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کرے پنجابی میں ایک مثل ہے 'جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا'۔ فرمایا: ''لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنّت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 630۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی اس دعا کی قبولیت ہو گی یا پھر اللہ تعالیٰ بتا دیتا ہے کہ نہیں، یہ دعا اس رنگ میں قبول نہیں ہوگی۔

پس یہ دعا کی حقیقت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو صرف سطحی دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے، یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے اور پھر اس ایمان کے ساتھ مکمل طور پر ڈوب کر دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے میں مدد اور رہنمائی چاہنی ہو، یا اپنی پریشانیوں کا حل کروانا ہو، یا خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہو تو یہ سب باتیں اُسی وقت ہوتی ہیں جب اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکا جائے، اُس کے حضور دعائیں کی جائیں۔ آج تک ہمارا یہی تجربہ ہے کہ پھر خدا تعالیٰ ایسی دعاؤں کو سنتا ہے، یا ایسی رہنمائی فرما دیتا ہے جو اگر دعا مانگنے والے کی خواہش کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

پھر آدابِ دعا کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں‘‘۔ فرمایا ’’بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں‘‘۔ (یعنی دعا کے آداب نہیں آتے اور جب دعا کے آداب نہیں آتے تو دعائیں قبول نہیں ہوتیں، لیکن فرمایا کہ اصل تو یہ ہے، حقیقت یہ ہے کہ جو دعا کے اصل معنی ہیں اُس طرح دعا کی نہیں جاتی۔) فرمایا ’’اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سُوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا‘‘۔ (اللہ تعالیٰ پر بدظنی نہیں ہونی چاہئے کہ بہت لمبا عرصہ مَیں نے دعا کر لی اب کچھ نہیں ہوگا)۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 693-692 مطبوعہ ربوہ)

پس حضرت مسیح موعود نے دعا کی حقیقت و آداب کا یہ ادراک ہمیں عطا فرمایا اور سب سے بڑھ کر اپنے اُن (رفقاء) کو عطا فرمایا جن کی براہِ راست تربیت آپ نے فرمائی۔ بلکہ آپ کی آمد سے جو دنیا میں ایک ہلچل مچی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی جو تحریک چلی، اُس نے بھی بہت سے ایسے لوگوں کو جن کی اللہ تعالیٰ اصلاح کرنا چاہتا تھا، اُن میں بھی دعا کی حقیقت اور آداب کا ادراک پیدا فرما دیا۔ اور یوں اُن لوگوں کا آپ پر ایمان اور بھی مضبوط ہوگیا۔ اس وقت مَیں آپ کے زمانے کے اور آپ سے فیض پانے والے چند (رفقاء) کا ذکر کروں گا جنہوں نے دعا کی حقیقت کو جانا اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کی دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دکھائے جس سے اُن کے ایمان بھی مضبوط ہوئے اور وہ لوگ دوسروں کی ہدایت کا بھی باعث بنے۔

حضرت میاں محمد نواز خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ’’1906ء میں یہاں سیالکوٹ میں طاعون کا از حد زور و شور تھا۔ رسالہ بند ہوگیا۔ ہر طرف مردے ہی مردے نظر آتے تھے۔ مولوی مبارک صاحب صدر میں مولا بخش صاحب کے مکان پر درس دے رہے تھے۔ مَیں لیٹا ہوا تھا۔ مجھے بھی طاعون کی گلٹی نکل آئی۔ میں نے دعا کی کہ یا مولا! میں نے تو تیرے مامور کو مان لیا ہے اور مجھے بھی گلٹی نکل آئی ہے۔ پس اب مَیں تو گیا۔ مگر خدا کی قدرت کہ صبح تک وہ گلٹی غائب ہو گئی اور میرا ایک ساتھی محمد شاہ ہوا کرتا تھا، اُسے میں نے دیکھا کہ مرا پڑا ہے۔ محمد شاہ اور میں دونوں ایک کمرے میں رہتے تھے‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 10 صفحہ نمبر 143 روایت حضرت میاں محمد نواز خان صاحب)

پھر حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ جموں سے پیدل براہ گجرات کشمیر گیا۔ راستہ میں گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ والی دعا نہایت زاری اور انتہائی اضطراب سے پڑھی۔ اللہ تعالیٰ میرے حالات ٹھیک کر دے۔ کہتے ہیں اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری روزی کا سامان کچھ ایسا کر دیا کہ مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی اور باوجود کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 12 صفحہ نمبر 68 روایت حضرت خلیفہ نور الدین صاحب)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ 1915ء کو میرے بچے عبداللہ خان کو جبکہ میں بمع عیال قادیان میں تھا طاعون نکلی اور دو دن کے بخار نے اس شدت سے زور پکڑا کہ جب میں دفتر سے چار بجے شام کے قریب گھر میں آیا تو اُس کی نہایت خطرناک اور نازک حالت تھی۔ اُس وقت میرے یہی ایک بچہ تھا۔ والدہ یعنی بچے کی ماں جو کئی دنوں سے اُس کی تکلیف کو دیکھ دیکھ کر جاں بہ لب ہو رہی تھی، مجھے دیکھتے ہی زار زار رودی اور بچے کو میرے پاس دے دیا۔ سخت گرمی کا موسم اور مکان کی تنگی اور تنہائی اور بھی گھبراہٹ کو دوبالا بنا رہی تھی۔ (مکان بھی تنگ، گرمی کا بھی موسم، اکیلے اور اس پر یہ کہ بچہ بھی بہت زیادہ بیمار، تو گھبراہٹ اور بھی زیادہ بڑھ رہی تھی) کہتے ہیں مَیں نے بچے کو اُٹھا کر اپنے کندھے سے لگا لیا۔ بچے کی نازک حالت اور اپنی بے کسی، بے بسی کے تصور سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس اضطراری حالت میں بار بار اُن دعائیہ الفاظ کا اعادہ کیا کہ اے خدا! اے میرے پیارے خدا! اس نازک وقت میں تیرے سوا اور کوئی غمگسار اور حکیم نہیں، صرف ایک تیری ہی ذات ہے جو شفا بخش ہے۔ غرضیکہ میں اس خیال میں ایسا مستغرق ہوا کہ یکا یک دل میں خیال ڈالا گیا کہ تو قرآنِ کریم کی دعا قُلْنَا یٰنَارُ (-) پڑھ کر بچے کے سر پر سے اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے نیچے کی طرف لا اور بار بار ایسا کر۔ چنانچہ مَیں نے بچشم تر (روتے ہوئے) اسی طرح عمل شروع کیا۔ یہاں تک کہ چند منٹوں میں بچے کا بخار اُتر گیا۔ صرف گلٹی باقی رہ گئی جو دوسرے دن آپریشن کرانے سے پھوٹ گئی اور چار پانچ روز میں بچے کو بالکل شفا ہوگئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 151-150 روایت حضرت چوہدری امیر خان صاحب)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ جب مجھے شفا خانہ ہوشیار پور میں علاج کراتے ایک عرصہ گزر گیا اور باوجود تین دفعہ پاؤں کے آپریشن کرنے کے پھر بھی پاؤں اچھا نہ ہوا تو ایک دن مس صاحبہ نے (یعنی انگریز نرس تھی) جو بہت رحمدل تھی اور خلیق تھی، مجھے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو پاؤں کو ٹخنے سے کاٹ دیا جائے کیونکہ اب یہ ٹھیک نہیں ہو رہا۔ کیونکہ گینگرین کی طرح کی صورت پیدا ہو رہی ہے تا کہ مرض ٹخنے سے اوپر سرایت نہ کر جائے۔ میں نے گھر والوں سے مشورہ کر کے اجازت دے دی۔ اُس پر مس صاحبہ بیوی کو دوسرے کمرے میں لے گئی جس کمرے میں پاؤں کاٹنا تھا۔ (یہ آپریشن بیوی کا ہونا تھا) مَیں نے ساتھ جانے کے لئے مس صاحبہ سے اجازت چاہی مگر اُس نے کہا کہ آپ یہیں رہیں۔ لہٰذا میں وہیں وضو کر کے نفلوں کی نیت کر کے دعا میں مصروف ہوگیا۔ (بیوی کا آپریشن کرنے کے لئے وہ لے گئی)۔ مَیں وہیں نفلوں میں دعا میں مصروف ہوگیا اور دل اس خیال کی طرف چلا گیا کہ اے خدا! تیری ذات قادر ہے تُو جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ پس تو اس وقت پاؤں کو کاٹنے سے بچا لے۔ کیونکہ اگر پاؤں کٹ گیا تو عمر بھر کا عیب لگ جائے گا۔ تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور اسی خیال میں سجدہ کے اندر سر رکھ کر دعا میں انتہائی سوز و گداز کے ساتھ مستغرق ہوا کہ عالمِ محویت میں ہی ندا آئی، یہ آواز آئی کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور جب اس آواز کے ساتھ ہی مَیں نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مس صاحبہ (وہ نرس جو تھی) میری طرف دوڑی آ رہی ہے اور آتے ہی یہ کہا کہ سول سرجن صاحب فرماتے ہیں کہ اس دفعہ مَیں خود زخم کو صاف کرتا ہوں اور پاؤں نہیں کاٹتا، اس لئے کہ پاؤں کو ہر دفعہ کاٹا جا سکتا ہے (یعنی کہ پاؤں کو تو پھر بھی کاٹا جا سکتا ہے) مگر کاٹا ہوا پاؤں ملنا محال ہے۔ میں خدا کی اس قدرت نمائی اور ذرہ نوازی کے سو جان سے قربان جاؤں جس نے کرمِ خاکی پر ایسے نازک وقت میں لَا تَقْنَطُوْا کی بشارت سے معجز نمائی فرمائی۔ اور وہ پاؤں کٹنے سے بچ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 122-121 روایت حضرت چوہدری امیر خان صاحب)

حضرت امیر خان صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ 1925ء میں جبکہ بوجہ زیادتی اخراجات کے انجمن میں تخفیف ہوئی اور مَیں بھی تخفیف میں آ گیا اور اخراجات خانگی نے مجھے از حد پریشان کیا تو میں نے اس تنگی میں سوائے خدا کے آستانے کے اور کوئی چارۂ کار نہ دیکھا۔ لہٰذا مَیں اُس کی جناب میں جھک گیا۔ یہاں تک کہ رمضان المبارک آ گیا اور اس میں مزید دعاؤں کی توفیق ملی اور پھر جب اعتکاف میں اور بھی سوز و گداز کے ساتھ دعاؤں کا موقع میسر آیا تب پنجابی میں اُن کو الہام ہوا کہ ’’دَم وَٹ زمانہ کٹ، بھلے دن آون گے‘‘۔ لیکن جب اس بشارت پر بھی عرصہ گزر گیا اور تنگی نے بہت ستایا تو فارسی میں بشارت ہوئی۔ ’’غم مخور زانکہ درایں تشویش خورمی وصل یارمی بینم‘‘۔ چنانچہ اس بشارت کے چند دن بعد خدا تعالیٰ نے مجھے لڑکا عطا کیا جس کا نام محمود احمد ہے۔ اور اس کے بعد مَیں اگست 1926ء کو محکمہ اشتمال اراضیات میں بمشاہرہ (تنخواہ) نوّے روپے ماہوار سب انسپکٹر ہوگیا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے تیس روپیہ ماہوار کی بجائے نوّے روپیہ ماہوار عطا فرما دیئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات (رفقاء) غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 152-151 روایت حضرت چوہدری امیر خان صاحب)

حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب، حضرت چوہدری رستم علی صاحب کے ساتھ اپنے ایک سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مَیں اور چوہدری صاحب اور دو تین اور احمدی ایک تانگے میں بیٹھ کے قادیان پہنچ گئے۔ یہ سڑک اوّل دفعہ دیکھی تھی۔ اتنے دھکے لگتے تھے کہ بس الامان۔ بدن چُور ہو جاتا تھا۔ سارے رستے میں گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ سڑک کیا مثل ایک کچی گوہر کے تھی۔ پھر اس کے بعد تو جب تک ریل تیار ہوئی اسی راستے سے کبھی تانگے میں اور کبھی پا پیادہ قادیان آتے رہے۔ ہاں تو قادیان پہنچ کر مہمان خانے میں ہم ٹھہرے۔ بعدہٗ میں اور چوہدری صاحب

حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔حضرت صاحب بیت مبارک کی چھت پر جو موجودہ بیت مبارک کی شمال کی طرف مختصر سی جگہ بشکل بیت تھی، تشریف فرما تھے اور تقریباً دس بارہ دوسرے احباب حاضر تھے جن میں مولوی حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی تھے۔ بعد مصافحہ چوہدری صاحب نے میرا تعارف کرایا۔مَیں نے حقیرسی رقم جو ایک رومال میں بندھی حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے رومال لے کر رکھ لیا۔تھوڑی دیر کے بعد میری درخواست پر حضور نے بیعت لی اور بعد بیعت ہونے کے سب حاضرین نے دعا کی۔ پھر حضرت صاحب سے رخصت ہوکر ہم کچے رستے سے بٹالہ پہنچے۔ پھر بٹالہ سے بذریعہ ریل اپنے گھر پر بٹالہ شہر میں پہنچ گئے۔ چونکہ تعمیر مکان کے دوران میں ہم اس کام کو بیچ میں چھوڑ کر قادیان چلے گئے تھے، (یعنی اُن دنوں میں وہ اپنا مکان بنا رہے تھے) اس لئے واپس آ کر پھر یہ تعمیر مکان کا کام شروع کیا۔ جب نیچے کی منزل تیار ہو چکی اور اوپر کی منزل تعمیر ہونا شروع ہوئی تو میں دفعۃً بیمار ہوگیا۔ بخار کی حرارت 104 درجہ تک پہنچ جاتی۔ اس طرح کئی روز گزر گئے۔ چوہدری رستم علی صاحب روزمرہ دریافت حال کے لئے تشریف لاتے اور تسلی دیتے اور فرماتے کہ میں حضرت صاحب کو روزمرہ دعا کے لئے لکھتا رہتا ہوں۔ایک روز دن کا وقت تھا مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ میری ہمشیرہ مرحومہ کہہ رہی ہیں کہ دعا قبول ہوگئی۔ آنکھ کھلنے پر میں نے اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور لڑکوں سے کہا کہ ہمشیرہ ابھی یہاں پر کھڑی تھیں اور کہہ رہی تھیں کہ ''دعا قبول ہوگئی''۔ لیکن ہوا کیا؟ اُس کے بعد بخار کی حرارت زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی اور میں کئی روز تک بیہوش رہا۔سب گھر والوں کو مایوسی ہوگئی۔ بالخصوص چوہدری رستم علی صاحب مرحوم کو بہت تشویش ہوئی کہ خدانخواستہ اگر اس وقت وفات کا واقعہ ہوگیا تو سب کہیں گے کہ یہ بیعت کرنے کا نتیجہ ہے اور بہت خراب اثر گھر والوں پر پڑے گا اور دوستوں پر بھی جنہوں نے اس کے ساتھ بیعت کی ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم دعا میں لگے رہے اور صحت کے لئے روزمرہ حضرت صاحب کی خدمت میں لکھتے رہے۔خدا کا شکر ہے کہ مجھے آرام ہونا شروع ہوگیا اور ایک مہینے کے اندر بالکل آرام ہوگیا۔ہم نے عید کی نماز دکانوں میں پڑھی۔ الحمدللہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھلایا تھا دعا قبول ہوگئی۔ وہ بات پوری ہوگئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 12 صفحہ نمبر 249 تا 251 روایت حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب)

حضرت حافظ مبارک احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّل مولوی صاحب، (مولوی خان ملک صاحب) کی خاص عزت کیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ مولوی خان ملک صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب مجھ سے طالب علمی کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ دعا کریں کہ میں بہت بڑا آدمی بن جاؤں۔ (بڑا آدمی ہونے سے مراد دین میں ترقی کرنا تھا)۔فرماتے تھے کہ حضرت خلیفہ اول کی یہ باتیں سن کے میں اُن کے لئے بہت دعا کیا کرتا تھا۔تو میں نے حضرت مولوی صاحب کے لئے دعا کی اور قبولیت کے آثار دیکھ کر اُن کو بتا بھی دیا کہ آپ بڑے دینی عالم بن جائیں گے۔ (اور یہی مراد تھی اُن کی دعا کرنے سے کہ دین کا بڑا رُتبہ مجھے حاصل ہوجائے)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 169 روایت حضرت حافظ مبارک احمد صاحب)

حضرت عبدالستار صاحب ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ حضور کی پیشگوئی عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّهَا وَ مَقَامُهَا (یعنی عارضی رہائش کے مکانات بھی مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔ یہ الہام تھا حضرت مسیح موعود کا)۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد زلزلہ سے تین دن پہلے مجھے خواب آئی کہ حضور ہمارے گھر ہماری چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُس پر میں نے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں والے مجھے سخت تکلیف دے رہے ہیں، آپ میرے لئے دعا فرمائیں۔ اس پر حضور نے پنجابی میں ہی فرمایا۔ ''میں تے ایہوای کم کرناں ہونا''۔ (یعنی مَیں تو یہی کام کرتا ہوں۔ یہ خواب میں ان کو بتایا گیا۔) اس پر دوبارہ مَیں نے عرض کی۔ میرے واسطے علیحدہ دعا کی جائے تو حضور نے (خواب میں) میرے بائیں بازو کو پکڑ کر ایک ہاتھ سے ہی دعا کرنی شروع کر دی۔مَیں نے دونوں ہاتھ سے دعا کرنی شروع کر دی۔ دعا کر ہی رہے تھے کہ بہت سخت زلزلہ آ گیا۔مَیں گرنے کو ہوا ہی تھا کہ حضور کو مَیں نے زور سے پکڑ لیا، بغل گیر ہوگیا اور کہتے ہیں جپھی پڑے پڑے ہی مجھے جاگ آ گئی۔ صبح سویرے میں قادیان آیا تو حضور نے بڑے باغ میں خیمہ لگایا ہوا تھا۔ جب مَیں خیمہ کی طرف گیا تو حضور باہر ٹہل رہے تھے۔مَیں نے سلام وآداب کیا اور مصافحہ کیا۔مَیں نے عرض کی کہ حضور میں ایک خواب سنانا چاہتا ہوں۔اس پر حضور نے اجازت دی اور یہی خواب میں نے حضور کو سنائی کہ حضور نے یہ لفظ ''تم بچائے جاؤ گے'' قریباً تین دفعہ دہرائے۔ کہتے ہیں۔ اُس کے بعد کیا ہوا کہ طاعون آ گیا۔ میری بیوی اور لڑکی دونوں کو طاعون ہوگئی تو لوگوں نے کہا کہ یہاں دس دس بارہ بارہ آدمی روز مرتے ہیں، اگر تم مر گئے تو تمہاری قبر کون کھودے گا؟ (کیونکہ احمدیوں کے قریب کوئی نہیں آئے گا۔) تمہاری میت کو کون اُٹھائے گا اور غسل دے گا؟ اس پر مَیں نے جواب دیا کہ ہم کو خدا کو سونپو۔ میری بیوی قریب المرگ ہوگئی۔مَیں نے خدا کے حضور وضو کر کے یہی دعا کی کہ اے مولیٰ! ہماری قبر بھی کوئی کھودنے والا نہیں ہے اور اُٹھانے والا اور غسل دینے والا بھی کوئی نہیں۔ اُس وقت میرے پاس سنگترے تھے تو وہ مَیں چھیل کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا رہا۔ جب اُس نے کھا لئے تو میری بیوی کو دست آئے اور ساتھ ہی بخار بھی ٹوٹ گیا۔ میری لڑکی کے پھوڑے پر آک کا دودھ (آک ایک پودہ ہوتا ہے اُس کا دودھ) لگایا تو اُس کو بھی آرام آ گیا۔ اور پھر خدا کے آگے مَیں دعا کرنے لگا اور پنجابی میں ہی دعا کی کہ میں اَلْحَمْد پڑھتا تھا تو یہ لفظ خود بخود میری زبان سے رواں تھے کہ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ۔ اس پر میری بیوی اور لڑکی بچ گئی۔ اُس وقت مجھے حضور کی بات یاد آئی کہ ''تم بچائے جاؤ گے''۔ (تین دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ تم بچائے جاؤ گے۔تم بچائے جاؤ گے۔ اور اللہ کے فضل سے وہ بچائے گئے)۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 6 صفحہ نمبر 184-183 روایت حضرت عبدالستار صاحب)

حضرت میر مہدی حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ مَیں صبح کی نماز پڑھ کر بیت مبارک سے پیر سراج الحق صاحب کے ساتھ اُن کے مکان کے زینے پر کھڑا ہو گیا۔ پیر صاحب کوئی لمبا قصہ کسی کا ذکر کر رہے تھے۔ مجھے ایک غیبی تار کے ذریعے معلوم ہوا کہ میری جان خطرے میں ہے (یعنی ایک احساس ہوا)۔ میں ان ایام میں حضرت صاحب کے دروازے پر دربان تھا۔مَیں وہاں سے بھاگا۔ میرے سے پیش پیش محمد اکبر خان سنوری کچھ سودا بازار سے لے کر ڈیوڑھی میں داخل ہوئے۔ آگے سے حضرت اقدس اوپر سے نیچے تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ میاں مہدی حسین ہے؟ اکبر خان نے کہا کہ نہیں، دکانوں پر کھڑا ہوگا۔مَیں نے معاً آواز دی کہ حضور مَیں حاضر ہوں۔ اکبر خان صاحب نے کہا کہ اب کہیں سے آ گیا ہوگا۔ اس پر حضور نے مجھے حکم دیا کہ یہ قرآن شریف لے جاؤ اور فلاں مضمون کی آیت دریافت کر کے اُس پر نشان کر کے لے آؤ۔ کہتے ہیں اس وقت مَیں ایسی حالت میں غرق ہوا کہ مَیں چاہتا تھا کہ مَیں خود ہی وہ آیت نکال کر پیش کر دوں، جس کی حضرت مسیح موعود کو تلاش تھی۔ لیکن یہ ممکن معلوم نہ ہوتا تھا۔مَیں نے جنابِ الٰہی میں دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فوری دعا کس طرح قبول کی۔ کہتے ہیں وہیں میں نے کھڑے کھڑے جنابِ الٰہی میں دعا کی کہ وہ آیت مجھے ہی بتلا دی جائے۔ یہ دعا کر کے میں نے قرآن شریف کھولا تو میری پہلی نظر ہی اُس آیت پر پڑی جو حضرت اقدس کو مطلوب تھی۔مَیں نے عرض کی کہ حضور! آیت یہ موجود ہے۔ فرمایا ہاں حکیم فضل دین صاحب سے پوچھ کر آؤ۔ یعنی حکیم فضل دین صاحب کے پاس بھیجا تھا کہ اُن سے نکلوا لاؤ۔ تو مَیں نے عرض کی حضور! آیت یہ موجود ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ہاں حکیم فضل دین صاحب سے پوچھ کے آؤ۔مَیں نے پھر عرض کیا کہ حضور! آیت تو یہ موجود ہے حکیم فضل دین صاحب سے کیا پوچھنا ہے۔ حضور نے پھر میرے ہاتھ سے قرآن شریف لے کر اس آیت کو دیکھا اور فرمایا کہ ہاں یہی ہے۔ پھر آپ اوپر تشریف لے گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 275-274 روایت حضرت میر مہدی حسین صاحب)

حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی بیان کرتے ہیں کہ مجھے مسلسل اور منظّم طور پر یاد نہیں، متفرق طور پر یہ بات یاد آئی ہے کہ گزشتہ مذکور مباحثے کے بعد ایک اشتہار حضرت مسیح موعود کی طرف سے نکلا، یہ جلسہ مہوتسو کے متعلق تھا، اُس میں اسلامی اصول کی فلاسفی کے بارے میں حضرت صاحب کا یہ الہام درج تھا کہ ''میرا مضمون بالا رہا''۔ کہتے ہیں اس وقت کسی وجہ سے مَیں کچھ بیمار تھا۔ اور بیماری بھی ایسی تھی کہ بہت زیادہ کمزوری تھی۔ دعویٰ حضرت مسیح موعود کا بڑا ابھاری تھا کہ ''میرا مضمون سب پر بالا رہے گا''۔ بجز تائیدِ الٰہی یہ بات کون کہہ سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ مَیں ایک اپنے اہلحدیث مولوی کو جو لاہور میں تھا، افتاں وخیزاں (بڑی مشکل سے گرتے پڑتے) اُس کو ساتھ لے کر جلسہ گاہ میں پہنچا۔ مولوی ثناء اللہ اور مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ کے لیکچر بھی سنے مگر

سب پھیکے اور بے اثر۔ لیکن جب حضرت مرزا صاحب کا مضمون شروع ہوا تو تِل رکھنے کی جگہ نہ تھی اور سامعین پر ایسا سکوت تھا کہ ذرا بھنک نہیں آتی تھی۔ یہاں تک کہ بعض اور لوگوں نے بھی اپنے اوقات حضرت مرزا صاحب کا مضمون سننے کے لئے وقف کر دیئے۔ اور دو دن ایامِ مقررہ سے زائد کئے گئے۔ جب یہ مضمون آخر میں پہنچا تو میں نے اُسی وقت اسی جگہ ہاتھ اُٹھا کر جنابِ الٰہی میں دعا کی (یہ دیکھیں اللہ تعالیٰ پھر سعید فطرت لوگوں کی رہنمائی کس طرح فرماتا ہے) کہ یا اللہ! اگر یہ تیرا وہی بندہ ہے جس کی نسبت تیرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے تو اُس کی برکت سے مجھے اس بیماری سے شفا بخش دے۔ الغرض جلسہ ختم ہونے کے بعد جب مَیں جلسہ گاہ کے بڑے دروازے سے باہر نکلا تو اللہ کی قسم! مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مجھے کوئی بیماری نہ تھی۔ اُس دن سے آج تک پھر اس بیماری نے عَود نہیں کیا۔ (دوبارہ نہیں آئی)۔ اور چنانچہ یہ احمدی بھی ہوئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 248-247 روایت حضرت میر مہدی حسین صاحب)

حضرت اللہ بخش صاحب بیان کرتے ہیں کہ کرم دین کے مقدمے میں پہلے چندو لال آریہ منصف تھا۔ کہتے ہیں میرا ایک آریہ دوست تھا، گردھاری لال، اکاؤنٹنٹ تھا، اُس نے آ کر مجھے یہ خبر دی کہ ہماری کمیٹی میں فیصلہ ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب کو سخت سزا دی جائے۔ میں نے خبر سن کر حضرت صاحب کی خدمت میں بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ دعا کرو۔ (کہتے ہیں) خیر مَیں واپس آ گیا۔ جب امرتسر گیا تو صبح کی نماز کا وقت تھا۔ مَیں بیت گیا اور بیت کی ڈاٹ میں بیٹھا ہوا تھا اور غالباً درود شریف پڑھ رہا تھا کہ میرے دائیں کان میں جو قریباً بند ہے، (ان کا دایاں کان بند تھا اور کہتے ہیں) اُس وقت بھی بند تھا زور سے آواز آئی کہ چندو لال فیصلہ سنانے سے پہلے مر جائے گا۔ پھر مَیں حضرت صاحب کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ حضرت! یہ آواز مجھے اس کان میں بہت زور سے پڑی ہے کہ چندو لال فیصلہ سنانے سے پہلے مارا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مبشر خواب ہے اور دعا کرو......۔ اس کے بعد مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مسلمان مجسٹریٹ ہے جس نے آتما رام کو سفید گلاس میں پانی پلایا ہے۔ جو شکل مجھے آتما رام کی خواب میں دکھائی گئی اُس میں وہ ٹانگ سے کچھ معذور تھا۔ اس کے بعد مقدمے کی تاریخ جب آئی تو میں گورداسپور میں تھا۔ کوئی شخص رخصت پر جا رہا تھا یا تبدیل ہو کر جا رہا تھا، اُس کو گاڑی پر سوار کرنے کے لئے چند اور لوگوں کے ساتھ آتما رام بھی آیا ہوا تھا۔ مَیں نے اس خواب والے حلیہ کے مطابق اُس کو دیکھا اور پھر مَیں وہاں گیا جہاں حضرت صاحب تشریف رکھتے تھے۔ دری بچھی ہوئی تھی اور احباب بیٹھے تھے۔ مَیں بھی بیٹھ گیا۔ اس وقت پھر آتما رام سٹیشن سے واپس عدالت میں آیا تو جہاں ہم بیٹھے تھے، عدالت کے کمرے کا وہی راستہ تھا۔ مَیں نے کسی دوست سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کے پاس حضرت صاحب کا مقدمہ ہے۔ مَیں نے کہا مجھ کو اس کی شکل پہلے ہی دکھائی گئی ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 145 تا 147 روایت حضرت اللہ بخش صاحب)

اور چندو لال کے بارے میں یہ بھی بتا دوں کہ خود حضرت مسیح موعود نے بھی اللہ تعالیٰ سے اطلاع پائی تھی۔ ایک دفعہ جب کسی نے کہا کہ چندو لال مجسٹریٹ کا ارادہ ہے کہ آپ کو قید کر دے تو آپ دری پر لیٹے تھے، اُٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ میں چندو لال کو عدالت کی کرسی پر نہیں دیکھتا۔ چنانچہ آخر اس عہدہ سے اُس کی تنزلی ہو گئی (نیچے چلا گیا) اور ملتان میں اُس کی تبدیلی ہو گئی۔ پھر پنشن پا کے لدھیانہ آ گیا اور آخر انجام بھی اُس کا بڑا بھیانک ہوا کہ پھر پاگل ہو کر وہ مرا۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 286 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود پر جب ایسے مواقع آتے تھے خود بھی دعا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی بھی ہوتی تھی، لیکن پھر بھی اپنے (رفقاء) کو یہ کہا کرتے تھے کہ دعا کرو اور پھر اگر کوئی خواب وغیرہ آئے تو وہ سن کے اُس پر اپنا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔

حضرت مرزا غلام نبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب مَیں نے بیعت کی تو حضرت صاحب کے الہامات پڑھنے کا مجھے بہت شوق تھا۔ اُن دنوں اخبار زمیندار اور کئی اخباروں میں حضرت اقدس کے الہامات کے خلاف تحریریں نکلا کرتی تھیں اور مَیں بھی اکثر اُن کو پڑھا کرتا تھا۔ اُن کے پڑھنے کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ الہامات کی کیفیت کے بارے میں مجھے پریشانی پیدا ہوئی۔ کیونکہ جب الہامات کا ذکر ہوتا تھا یا مخالفین کے جو اخبارات تھے یہ اپنے اخباروں میں الہامات کا ذکر کرتے تھے اور پھر اس پر اوٹ پٹانگ تبصرے ہوتے تھے۔ تو کہتے ہیں اس سے مجھے پریشانی پیدا ہوتی تھی۔ کہتے ہیں ایک دن مَیں نے خدا کے حضور دعا کی کہ اے خدا! مَیں اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا، مجھے اپنے فضل سے سمجھا۔ اس کے بعد اچانک دوپہر کے وقت مجھ پر ایک نئی حالت غنودگی کی طاری ہوئی اور اس حالت میں آسمان سے ایک نیلگوں رنگ کا گھوڑا اترتا ہوا معلوم ہوا۔ جوں جوں وہ زمین کے نزدیک آتا تھا اُس کا رنگ شوخ ہوتا جاتا تھا۔ اُس کی گردن سے بجلی کی طرح ایک شعلہ نکلتا تھا۔ میرے دل پر یہ القاء ہوا کہ یہ تمہارے مرشد کا نشان ہے۔ عنقریب یہ روشنی زمین تک پہنچے گی اور دشمنوں کا رنگ زرد کر دے گی۔ اس کے چند ماہ بعد حضرت صاحب کا روشن ستارے والا نشان جو حقیقۃ الوحی میں درج ہے، وہ نمودار ہوا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ نمبر 225 روایت حضرت مرزا غلام نبی صاحب)

اس نشان کے بارے میں تھوڑا سا مختصر ذکر مَیں بتا دوں۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’اس کے بعد جس رنگ میں یہ پیشگوئی ظہور میں آئی‘‘ (یہ روشن ستارے والی) ’’وہ یہ ہے کہ ٹھیک 31 مارچ 1907ء کو جس پر 7 مارچ سے 25 دن ختم ہوتے ہیں ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اٹھے، آسمان پر ظاہر ہوا اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو میل کے فاصلہ تک جواب تک معلوم ہو چکا ہے (جب یہ لکھا گیا تھا) یا اس سے بھی زیادہ جا بجا زمین پر گرتا دیکھا گیا اور ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزار ہا مخلوقِ خدا اس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور جب ان کے منہ میں پانی ڈالا گیا تب ان کو ہوش آئی۔ اکثر لوگوں کا یہی بیان ہے کہ وہ آگ کا ایک آتشی گولہ تھا جو نہایت مہیب اور غیر معمولی صورت میں نمودار ہوا اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ زمین پر گرا اور پھر دھواں ہو کر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا یہ بھی بیان ہے کہ دُم کی طرح اس کے ایک حصہ میں دُھواں تھا۔ اور اکثر لوگوں کا بیان ہے کہ وہ ایک ہولناک آگ تھی جو شمال کی طرف سے آئی اور جنوب کو گئی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جنوب کی طرف سے آئی اور شمال کو گئی اور قریباً ساڑھے پانچ بجے شام کے اس وقوعہ کا وقت تھا۔‘‘ (یعنی یہ وقوعہ ہوا)۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 518)

تو اس طرح اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) کو دعا کے بعد نشانات کی طرف اشارہ کرتا تھا اور پھر وہ نشانات ظاہر بھی ہوئے اور اس طرح یہ اُن کے ایمان میں ترقی کا باعث بنتے تھے۔

پس دعاؤں کی قبولیت اور روشن نشانوں سے اللہ تعالیٰ نے اُن (رفقاء) کے ایمانوں کو مزید مضبوط اور صیقل کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دعاؤں کی حقیقت اور آداب کا جو ادراک (رفقاء) کو حاصل ہوا، یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں بھی روشن نشانوں کے ذریعہ قبولیت دعا کے نشان دکھائے۔ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود پر ایمان میں مضبوط ہو اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنے والا ہو۔

پس آج کل بھی ہر احمدی کو یہ دعا کرنی چاہئے۔ یہ الہام جو میں نے بتایا کہ نہ کوئی عارضی رہائش باقی رہے گی نہ مستقل۔ دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اور جس طرح جنگِ عظیم کا خطرہ ہے، اس بارے میں بھی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس سے محفوظ رکھے بلکہ انسانیت کو اس سے محفوظ رکھے۔ اور یہ بلائیں جو آنے والی ہیں وہ ٹل جائیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ مَیں چند ہفتوں کے لئے پھر سفر پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ دنیا کے بعض ممالک میں پاکستان کے علاوہ بھی احمدیوں پر زندگی تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شر پیدا کرنے والوں کو جن میں حکومتیں بھی شامل ہیں اپنی قدرت کا نشان دکھاتے ہوئے ان کے شر دور فرمائے اور احمدیت کی سچائی ظاہر فرمائے اور احمدیوں کو ہر جگہ ہر قسم کے شرور سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے پوتے سرمد احمد قریشی ابن مکرم محمود احمد قریشی صاحب نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرلیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ امریکہ کے موقع پر 29جون 2012 کو ازراہِ شفقت بچے سے قرآن پاک سن کر آمین کروائی اور دعاؤں سے نوازا۔ بچہ مکرم ناصر احمد قریشی صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالخالق بٹ صاحب کا نواسا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ مولا کریم اس کو نور قرآن سے منور کرکے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میڈیکل کالجز میں

داخلہ کا اعلان

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور نے حکومتی اور پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں داخلہ کیلئے انٹری ٹیسٹ کا اعلان کا کردیا ہے۔ یہ انٹری ٹیسٹ مورخہ 23 ستمبر 2012ء کو صبح 9 بجے پنجاب کے مختلف شہروں میں منعقد ہوگا۔

درخواست فارم مورخہ 31اگست تا9 ستمبر 2012ء صبح 9 تا3 بجے سہ پہر کے دوران پنجاب کے تمام حکومتی میڈیکل کالجز میں دستیاب ہیں نیز یہ داخلہ فارم اور ماڈل پیپرز یونیورسٹی کی ویب سائٹ سے www.uhs.edu.pk ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔

طلبہ اپنا داخلہ فارم مورخہ 31اگست تا 9 ستمبر 2012ء تک اس میڈیکل کالج میں جمع کرواسکتے ہیں جہاں وہ انٹری ٹیسٹ دینا چاہتے ہیں۔

انٹری ٹیسٹ کٹ مبلغ -/500روپے کیش میں مختلف اداروں میں دستیاب ہے ان ادارہ جات کی لسٹ UHS کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔

انٹری ٹیسٹ میں Appear ہونے کیلئے ضروری ہے کہ طالبعلم/ طالبہ علم کے انٹرمیڈیٹ (پری میڈیکل) میں 60% نمبر ہوں نیز اس ضلع کا ڈومیسائل بنا ہو جس ضلع سے تعلق ہو۔

مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.uhs.edu.pk اور فون نمبرز 042-99231304-9,111-3333-66 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ (نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم رانا محمد اسداللہ صاحب سیکرٹری وصایا ناصرآباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عطاء اللہ خان صاحب لندن کو گرنے کی وجہ سے سر اور ٹانگ پر چوٹیں آئی ہیں۔ ساتھ یرقان بھی ہوگیا ہے۔ مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

انجینئرنگ میں انٹری ٹیسٹ

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (UET) لاہور نے پنجاب کے کالجز میں B.Sc Engineering/B.Sc Technology کیلئے انٹری ٹیسٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ B.Sc انجینئرنگ کا انٹری ٹیسٹ مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو سہ پہر 12 بجے پنجاب کے مختلف شہروں میں منعقد ہوگا۔ B.Sc Technology کا انٹری ٹیسٹ مورخہ 16 ستمبر 2012ء کو سہ پہر 2 بجے پنجاب کے مختلف شہروں میں منعقد ہو گا۔

درخواست فارم مورخہ 13/اگست تا یکم ستمبر 2012ء شام 4 بجے کے دوران آن لائن اور پنجاب کے مختلف انجینئرنگ کالجز جن کی لسٹ UET کی ویب سائٹ پر موجود ہیں نیز گائیڈ لائن www.uet.edu.pk سے ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے۔

انٹری ٹیسٹ کی فیس مبلغ -/350 روپے HBL کی آن لائن برانچ میں جمع کروائی جاسکتی ہے۔

انٹری ٹیسٹ میں Appear ہونے کیلئے ضروری ہے کہ طالبعلم/ طالبہ علم کے انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) میں 60% نمبر ہوں نیز اس ضلع کا ڈومیسائل بنا ہو جس ضلع سے تعلق ہو۔

مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.uhs.edu.pk اور فون نمبرز 42-992029216,992029470, 0992029945 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

کلاس دہم، فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کے طلبہ متوجہ ہوں

کلاس دہم، فرسٹ ائیر اینڈ سیکنڈ ائیر کی تمام Recommended books for Students بازار سے دستیاب ہوں گی۔ جس کی تفصیل لف ہذا ہے۔

اردو کی کتاب برائے کلاس دہم، فرسٹ ائیر اینڈ سیکنڈ ائیر طلبہ کو اپنے ادارہ سے ہی دستیاب ہوں گی۔

دیگر کتب کلاس دہم، فرسٹ ائیر اور سیکنڈ ائیر کی تمام بازار سے دستیاب ہوں گی۔

بک ڈپو آکسفورڈ کی کتب 15% ڈسکاؤنٹ پر طلباء کو دیں گے۔ (اس کے بارے میں بک ڈپوز کو ضروری ہدایات دی جاچکی ہے)

پنجاب ٹیکسٹ بک کی کتابیں اپنی اصل قیمت کے مطابق دستیاب ہوں گی۔

Suject	Class x	Class xi	Class xii
Biology	PTB	STB	STB
Math	PTB	PTB	PTB
Statistics	PTB	PTB	PTB
Chemistry	Same as of Class ix	PTB	PTB
English	Progressive English X	Progressive English IX	Progressive English X
Urdu	Nazm-o-Nasr Aku EB for Class X	Nazm-o-Nasr Aku EB for Class XI	Nazm-o-Nasr Aku EB for Class XII
Physics	Same as of Class IX	Pyhsics for Class XI by Nikhat Khan OUP	Pyhsics for Class XII by Nikhat Khan OUP
ISlamiyat	PTB Islamiyat Lazmi Class X	-	PTB Islamiyat Lazmi Class XI and XII
Pak Studies	Introduction Pak Studies by M. Ikaram Rabbani CBH	-	Pak Studies by PTB
Computer Science		Aikman Series	Aikman Series

(نظارت تعلیم)

(منٹھار ائیر کنڈیشنڈ کوچز)
ربوہ سے کراچی نان سٹاپ
پہلا ٹائم۔ دوپہر 12:45 بجے دوسرا ٹائم۔ 4:15 بجے سہ پہر
تیسرا ٹائم۔ شام 6:15 بجے چوتھا ٹائم۔ رات 7:30 بجے
براستہ صادق آباد، سکھر، مورو، حیدر آباد
ربوہ لائنز بس سٹاپ ربوہ
047-6211222,6214222
0345-7874222

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور موثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399 ,0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن وفرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت = 25ML /40 روپے 120ML -/100 روپے
GHP-55/GH ایمرجنسی ٹانک: گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی، لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بداثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے
GHP-319/GH امراض معدہ: بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے
GHP-324/GH اسہال۔ پیچش: ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔
GHP-354/GH نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔
GHP-383/GH حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے موثر اور آزمودہ علاج ہے۔
GHP-391/GH خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی موثر ترین دوا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔اگست

طلوع فجر	4:10
طلوع آفتاب	5:35
زوال آفتاب	1:11
غروب آفتاب	6:47

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

”ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔“

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
طالب دعا
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

موٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں اور ماؤں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
اب جانا تو ضروری ہے۔
فیبرکس گیلری
By Sahib Jee
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6214300

داؤد آٹوز
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب ▪ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا ▪ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late
universalenterprises1@hotmail.com

Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
→ A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
→ MBBS, Bachelor in Architecture Engineering and MSC international business offer in English Medium
→ No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
→ Excellent environment for female students.
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
EC Education Concern
www.educationconcern.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FR-10

ڈاولینس، پیل، ویوز، ہائر، سپر ایشیاء
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ائیر کولر
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
جلسہ سالانہ برطانیہ MTA(U.K) کیلئے مکمل ڈش چاہے ٹاور ہو یا نہ ہو۔ صرف 2700 روپے میں فٹ اور چالو کروائیں۔
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انور، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید و فروخت کا مرکز
علی اسٹیٹ
ALI TRADERS Exporter & Importer
459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
0321-9425121
چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد 03008425121
Tel+92-42-35290010-11 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com